bmp www.jamiabinoria.net

باب اوّل

توہینِ خداتعالیٰ

جلّ جلالہٗ

www.jamiabinoria.net

رضاخانی مذہب میں خدا کی شادی

یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اللہ تعالیٰ کی بیوی ہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے عقیدہ کو اس طرح ذکر کیا۔

وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ۔

اور یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کی شہادت ہے۔ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ۔

اور اسی طرح مشرکین مکہ کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰئِکَۃَ اِنَاثًا ۔

مگر بیوی کا تعین ان سے منقول نہیں۔ بریلویوں نے اس مشکل کو بھی حل کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے لئے العیاذ باللہ بیویوں کا تعین بھی کر دیا۔ چنانچہ احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ سہاگ مشہور بزرگ گزرے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار شدید قحط پڑا۔ بادشاہ قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے۔ آپ انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں۔ جب لوگوں کی التجا و زاری حد سے گذری تو ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر فرمایا "مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ واپس لیجئے" سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کہ گھٹا ئیں

www.jamiabinoria.net

پہاڑ کی طرح اٹھیں اور جل تھل ہو گیا۔

(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ صہ۹۴ مدینہ پبلشنگ کراچی)

اس قسم کے بے احتیاط لوگوں کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝

احمد رضا خاں بریلوی کتنی شرمناک بات کہہ گئے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ کے لیے اس زنانہ صفت بزرگ کو خدا کی بیوی ثابت کر دیا۔ اعلیٰحضرت بریلوی کے دل میں اگر ذرا برابر بھی خدا کا خوف اور قرآن کریم پر ایمان کی معمولی رمق بھی ہوتی تو اس بزرگ کو اللہ کی بیوی اور سہاگن ہرگز نہ بناتے اور اس بزرگ کے اس جملہ" اپنا سہاگ واپس لیجئے" پر نکیر کرتے یا کوئی اچھی سی تاویل کرتے۔ جس سے بزرگ مذکور کا مطلب بھی اسلامی ہو جاتا۔ اور خدا تعالےٰ کی اہانت سے بھی بچ جاتے مگر کیا کہا؟ وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت موسیٰ سہاگ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے۔ ادھر سے قاضی شہر جامع مسجد کو جاتے تھے۔ انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنیئے اور نماز کو چلیے۔ اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لئے۔ خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی۔ فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں۔

(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ صفحہ ۹۴)

www.jamiabinoria.net

بجائے تاویل و تردید کرنے کے الٹا خدا تعالےٰ کی بیوی ہونے پر ایک جھوٹا قصہ بیان کر دیا۔ آخر اس من گھڑت اور جھوٹی کہانی سے اعلیٰحضرت بریلوی کا مطلب ہی کیا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ احمد رضا خاں بریلوی کے نزدیک اللہ تعالےٰ کی بھی بیویاں ہیں اور اس قصہ کو قرآنی آیت سمجھ کر بیان کر رہے ہیں۔ تاکہ ان کے مدعا کی دلیل بن جائے۔ اس کے علاوہ اور مطلب بھی کیا ہو سکتا ہے۔

سچ کہا ہے کسی اللہ والے نے۔

—— رب رُسے عقل کھُسے ——

مطلب یہ ہے کہ جس شخص سے خدا تعالےٰ ناراض ہو جائے تو اس سے عقل چھین لیتا ہے۔

بریلوی مذہب سے توبہ ہزار بار توبہ

www.jamiabinoria.net

خدا کو چھوڑو!

پیر کو پکڑو

بریلوی مذہب کے مولوی احمد یار خان گجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جاء الحق میں لکھتے ہیں

"۱۔ پیر کا مرید کے پاس حاضر و ناظر ہونا۔

۲۔ مرید کا تصور شیخ میں رہنا۔

۳۔ پیر کا حاجت روا ہونا۔

۴۔ مرید خدا کو چھوڑ کر اپنے پیر سے مانگے۔

۵۔ پیر مرید کو القاء کرتا ہے۔

۶۔ پیر مرید کا دل جاری کر دیتا ہے۔

(تفسیر جاء الحق صفحہ ۱۵۷)

لیجیئے اب تو خدا سے بھی چھٹی ہوئی۔ جو کچھ لینا ہو بس پیر کی چوکھٹ سے مل جائیگا۔ العیاذ باللہ

بریلوی مذہب کی تفصیلات سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو خداوند کریم کی ذات سے بیر ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے وجود ہی سے لوگوں سے انکار کروانے پر تلے ہوئے ہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ جب مرید اپنے پیر کو ان چھ باتوں پر قادرِ مطلق سمجھے گا تو خدا کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

bmp www.jamiabinoria.net

پیر بڑا، خُدا چھوٹا

> ابُوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ
>
> میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں ،
>
> فوائد فریدیہ صفحہ ۔

یہ عقیدہ کفر یہ ہے کیونکہ باری تعالےٰ کو حادث ماننا لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حدوث سے پاک ہے، باری تعالیٰ قدیم سے ہے اور ہمیشہ رہیں گے۔ اِس کو قرآن نے واضح کیا اور فرمایا ھو الاوّل والاٰخر والظاھر والباطن الخ

نیز یہ عقیدہ کسی بدمذہب کا بھی نہیں ہے۔ پرانے فلاسفہ بھی ذاتِ باری کے قدیم کے قائل ہیں۔ حتےٰ کہ اِن فلاسفہ نے تو صفات کا بھی انکار کر دیا کہ اِس میں شبہ حدوث لازم آتا ہے بہرحال اگر بالفرض والمحال اللہ تعالےٰ ابوالحسن خرقانی سے دو سال بڑے ہیں۔

تو بتایا جائے کہ ابوالحسن خرقانی کے والد سے کتنے سال چھوٹے ہیں۔ نیز اِس سے یہ لازم آئیگا کہ ابوالحسن خرقانی سے پہلے آدم علیہ السلام اور اس سے پہلے جتنی مخلوق پیدا ہوئی ہے اس کا خالق کوئی اور ہے، اللہ تعالیٰ نہیں ہیں۔ نیز یہ بھی سوچنے والی بات ہے۔ آخر جب باری تعالیٰ کو ابوالحسن خرقانی سے دو سال بڑا مانا جائے تو باری تعالیٰ کی عمر معلوم ہو گئی کہ کتنی ہے۔ اب میں رضاخانی اُمّت سے پوچھتا ہوں کہ تمہارے خدا کی اب کتنی عمر ہے، لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

یہ بھی کوئی عقیدہ ہے کہ جو مرضی آئے کہہ دیا۔ نہ دیکھا کہ اس میں کسی کی توہین ہے یا تعظیم اور نہ دیکھا کہ اس سے ایمان باقی رہتا ہے یا چلا جاتا ہے۔ ہاں ہاں جو فطرتی بدمذہب ہو اس کو ایمان سے کیا تعلق،

حضرات: ایمان بہت بڑی نعمت ہے، ان خرافات کے ساتھ اس کو تباہ نہ کریں اور اپنے آپکو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔ آیئے دین سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ دین وہ ہے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے لے کر آئے اور پھر پاک و ہند میں اہلسنت والجماعت علماء دیوبند نے سمجھا اور سکھایا جو ان خرافات سے مبرا اور منزہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ سچے علماء کا دامن ہمیشہ کے لیے پکڑ رکھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور ہمیں جنت نصیب ہو

پیر کی خدا سے کشتی

"حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور میں پچھاڑ دیا" (فوائد فریدیہ ص۸۳) حمد اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفریہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے لیس کمثلہ شئی، اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی چیز نہیں۔ کشتی کے لیے میدان ضروری ہے آخر جب بڑے پہلوان کشتی کرتے ہیں تو تماشبین ضروری ہیں۔ قابل دریافت بات یہ ہے کہ یہ کشتی اتفاقاً ہو گئی یا پہلے سے ایک دوسرے کو چیلنج دیا ہوا تھا۔ ساتھ ساتھ اگر پہلے سے چیلنج تھا تو پھر یہ چیلنج اللہ تعالیٰ نے دیا تھا یا کہ پیر صاحب نے! نیز کشتی کے میدان میں ثالث بھی ہوا کرتا ہے کہ اس کشتی میں ثالثی کس نے کی۔ کیا پیر صاحب اوّلاً نیچے آگئے یا پہلے زور آزمائی کرتے رہے بعد

www.jamiabinoria.net

میں نیچے آ گئے۔ ساتھ کی عبارت اس پر دال ہے کہ میں خدا سے دو سال چھوٹا ہوں پھر چونکہ دو سال کا کوئی فرق شمار نہیں کیا جاتا۔ عرف میں ہمسن ہی کہا جاتا ہے تو خوب زور آزمائی ہوئی ہو گئی کشتی اور جیتنے والے کو لوگ کندھوں پر اٹھاتے اور انعام واکرام سے نوازتے ہیں۔ یہاں کیا انعام نصیب ہوا۔ اور کس نے دیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ نظریہ ایسا اغلط نظریہ ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی اگر دیکھیں تو شرمائیں گے کہ ہم نے صرف اتنا کیا ہے انبیاء کو صرف خدا کا بیٹا تسلیم کیا ہے تو ہمارے حق میں قرآن نے کہا قالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصٰری المسیح ابن اللہ ذلک قولھم بافواھھم الخ اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ الخ

بیٹا ماننا اس نظریہ سے کم درجہ کا کفر ہے۔ کیونکہ بیٹا کبھی باپ سے کشتی نہیں کرتا کشتی ہمیشہ ہمسروں میں ہوا کرتی ہے۔ ہمسر آجتک کسی مشرک نے نہیں مانا ماسوائے رضاخانی امت کے۔ مشرکین مکہ بھی ہمسر نہیں مانا کرتے تھے، وہ شرک کرتے تھے لیکن اتنا قبیح شرک نہیں ہوا کرتا تھا جیسا کہ انہوں نے کیا ہے طواف کرتے وقت تلبیہ میں لا شریک لک کے بعد الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک کہتے تھے کہ وہ شریک تیرے شریک ہیں جن کا تو مالک ہے۔ اور جو کچھ ان کے ملک میں ہے ان کا بھی تو مالک ہے۔ لیکن یہاں تو حد ہو گئی کہ مقابلہ میں آ کر کشتی شروع ہو گئی پھر بھی اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حق تعالے نے پیر صاحب کو پچھاڑ دیا اور اگر مقابلہ برعکس ہوتا تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ توحید توحید کرنے والے تو دنیا میں منہ دکھانے کے نہ ہوتے۔ ہاں ہاں یہ احمد رضا کا کوئی بناوٹی خدا ہو گا جس نے خدا تعالیٰ سے کشتی کی ہے۔ اہلسنت والجماعت علماء دیوبند ایسے خدا سے بری ہیں۔ جو کشتی کرتے پھریں۔ ہمارا خدا تو وہ خدا ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے

خدا بھی پیر کا وظیفہ پڑھتا ہے

(نقل کفر کفر نہ باشد)

> مَلک مشغول ہیں اس کی ثنا میں
> وہ تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۲)

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غوث اعظم کے ذکر میں لگے رہتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا کفر ہے۔ تمام امت محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ جملہ کائنات خداوند کریم کا ذکر کرتی ہے۔ اور اسی کے ذکر سے دلوں کو جلا ملتی ہے۔ وہ کیوں کسی کا وظیفہ پڑھے۔ مگر ایک اعلیحضرت بریلوی صاحب ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ یہ تصور غلط ہے۔ بلکہ ہر بات فرسودہ ہوگئی ہے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت سے اپنی اخروی زندگی کے تحفظ کے سامان فراہم کرتے تھے۔ مگر اب قانون بدل گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ شیخ عبد القادر جیلانی کی عبادت کر کے اپنی خدائی کے بچانے کا حیلہ ڈھونڈتے ہیں۔ العیاذ باللہ

خدا نبی کا منشی ہے

بریلوی مذہب میں خدا تعالےٰ حضورؐ کے ماتحت ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حکم دیتے جائیں اور خدا تعالیٰ آپ کا منشی بن کر قلم دان لیئے ساتھ ساتھ تعمیل حکم کرتا جائے۔ والعیاذ باللہ

مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

bmp www.jamiabinoria.net

اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں :

> نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
> ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا
> (حدائق بخشش ج ۱ ص ۲۰)

احمد رضا خان بریلوی نے حدیث انما انا قاسم واللہ یعطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم بانٹنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دینے والے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضور نعمتیں بانٹتے ہیں مگر یہ نہیں کہتے کہ دینے والا خدا تعالیٰ ہے بلکہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی لگا ہوا ہے۔ معاذ اللہ

محدثین نے اس حدیث کو باب العلم میں روایت کرتے ہیں پس اس سے مراد ان علمی فیوض وبرکات کی تقسیم ہے جن کے پھیلانے اور بانٹنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔

علماء اہلسنت میں سے کسی نے اس حدیث سے کن فیکون کے اختیارات اور رزق دینا، اولاد دینا، شفا دینا اور زندگی دینا وغیرہ کی نعمتیں مراد نہیں لیں۔ علمی فیوض وبرکات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ میں تقسیم فرمائے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی ملا جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر فرمایا اور وہی ان کا دینے والا تھا۔ آفتاب کا نور ہر جگہ برابر پھیلتا ہے۔ لیکن ہر جگہ اور ہر چیز اپنی فطرت اور ظرف کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علمی فیوض وبرکات قولاً وعملاً عام پھیلائے۔ لیکن ہر ایک نے اسے اپنے اپنے فہم اور استعداد کے مطابق حاصل کیا۔ پس دیکھ

www.jamiabinoria.net

والا اللہ ہی ہے۔ جو فہم واستعداد عطا فرماتا ہے۔ اور فیض پالینے کے فیصلے کرتا ہے، بریلوی مذہب میں مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، اولاد دینا اور شفا دینا وغیرہ سب خدائی قدرتیں اور کن فیکون کے سب اختیارات بعطائے الٰہی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ اِن سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو بھی حاصل ہیں۔

> احد سے احمد اور احمد سے تجھکو
> کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
>
> (حدائقِ بخشش ج ۲ صـ ۹۰)

اعلحضرت بریلوی حدیث انما انا قاسم کا وہ معنی مراد نہیں لیتے جو علماء اہلسنّت کا عقیدہ ہے بلکہ کہتے ہیں کہ ہر نعمت حضور صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے ہیں اور خدائی طاقت اُنکو دی گئی ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ عزّ وجل کے نائب مطلق ہیں۔ زمین وآسمان اور دونوں جہان میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تصرّف جاری ہے۔ ہر نعمت آپؐ کے ہاتھ سے ملتی ہے

www.jamiabinoria.net

خدا بے اختیار!

العیاذ باللہ

حامی بدعت ماحی سُنّت اعلیحضرت بریلوی ایک جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے بسی بیان کرتے ہوئے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں

"رب عزّ وجل نے (غزوہ احزاب میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنی چاہی اور شمالی ہوا کو حکم دیا کہ جا میرے حبیب کی مدد فرما اور کافروں کو نیست و نابود کر دے ہوا نے انکار کر دیا۔ اور کہا اَلْحَلَائِلُ لَا یَخْرُجْنَ بِاللَّیْلِ (بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں) فاعقمها الله تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے اس کو بانجھ کر دیا) اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا"

(ملفوظات احمد رضا خان ج۴ صفحہ ۹۳) لے

یہ بھی احمد رضا خان بریلوی کا جھوٹ ہے۔

۱۔ اس روایت کا کتب حدیث میں کہیں تذکرہ نہیں۔

۲۔ شمالی ہوا کو بانجھ کہنا اور اس سے بارش کا نہ ہونا یہ بھی لغو اور باطل ہے میرا اپنا تجربہ ہے کہ شمالی ہواؤں سے بھی بارش ہوتی ہے۔ یہ جھوٹ اعلیحضرت بریلوی نے اس لئے بولا تاکہ اپنی اُمّت کو خدا کی بے بسی دکھا سکیں اور لوگوں کو باور کرا سکیں کہ خداوند کریم تو اب نعوذ باللہ ریٹائرمنٹ کی مدّت گزار رہے ہیں ان کے اختیار میں تو کچھ رہے نہیں اسی لئے تو ہوا نے آپکے حکم سے انکار کر دیا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق جب احمد رضا خاں اور اسکے

متبعین کوئی بات کرتے ہیں تو وہاں بے اختیاری کی بو آتی ہے لیکن جب ولیوں اور نبیوں کا بیان آتا ہے تو ماشاء اللہ موت وحیات ریت کے ذرات درختوں کے پتے، بارش کی بوندیں اور انقلاباتِ عالم وغیرہ کے اختیارات بڑی دلیری اور ڈھٹائی سے تفویض کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں تو آپنے بریلوی مذہب میں ملاحظہ فرما لیا۔ اب ذرا اولیاء کرام کے بارے گوہر فشانی ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ خدا کون ہے اور ولی کون!

کُن اولیاء اللہ کی شان ہے اولیاء اللہ جس چیز کے لیے کُن کہتے ہیں وہ فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ اولیاء غیب دان ہیں۔ اور مشکل کے وقت تشریف لاکر دستگیری فرماتے ہیں۔ اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں

الجنۃ لاہل السنۃ صہ ۵۰۲

دیکھا اولیاء اللہ کے اختیارات کس وسعت بے ایمانی سے دیئے جارہے ہیں۔ اور ایک عبارت اللہ تعالیٰ کے اختیارات کے بارے میں بھی دیکھ چکے ہیں۔ میں نے اس عبارت کو استشہاد کے لیے پیش کیا ہے کہ بریلویوں کے نزدیک اولیاء اللہ کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے اختیارات سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو تھوڑا سا تبصرہ عرض کر دوں۔

اس عبارت میں یہ دو جملے پھر سے پڑھیں۔

۱۔ مشکل کے وقت تشریف لاکر دستگیری فرماتے ہیں۔

۲۔ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں،

اگر پہلا جملہ صحیح ہے تو دوسرا غلط اور اگر دوسرا صحیح ہے تو پہلا غلط جو ہر جگہ موجود ہو اس کا تشریف لانا کیسے ممکن؟ اور جو تشریف لائے اس

www.jamiabinoria.net

کا ہر جگہ ہونا چہ معنی دارد!

اِس عبارت کو پڑھتے جائیے اور رضا خانیہ کے عقل کا ماتم کرتے جائیے۔

اللہ کو پکارنا شیطانی وسوسہ ہے

العیاذ باللہ

ایک مرتبہ حضرت سیدی جُنید بغدادی دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کے مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اسوقت موجود نہیں تھی، جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا، عرض کی میں کس طرح آؤں، فرمایا یا جُنید یا جُنید کہتا چلا آ، اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطانِ لعین نے دِل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جُنید یا جُنید کہلواتے ہیں، میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔ اِس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا حضرت میں چلا، فرمایا وہی کہہ یا جُنید یا جُنید جب کہا دریا سے پار ہوا۔"

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ج ۱ صـ۱۱۱)

ـہ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

www.jamiabinoria.net

احمد رضا خان بریلوی نے اپنے ملفوظات میں اس جھوٹی اور من گھڑت کہانی کا سہارا لیتے ہوئے اولیاء کرام کو مصیبت کے وقت پکارنے اور ندائے غیراللہ کا جواز نکالا ہے یہ بھی اعلیٰحضرت بریلوی کا جھوٹ ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین

پھر دلیری اور جہالت ملاحظہ فرمایئے کہ خدا تعالیٰ کو پکارنے پر شیطان لعین کا وسوسہ کہہ رہے ہیں۔ یہ ہے بریلوی مذہب کی تعلیم یہ لوگ اسی لئے غیروں کو پکارنے اور ان سے مصیبت کے وقت امداد مانگتے ہیں کیوں کہ خدا تعالیٰ سے مانگنے اور اسے مصیبت کے وقت پکارنے کو شیطان لعین کے وساوس اور دھوکوں سے ایک وسوسہ اور دھوکہ تصور کرتے ہیں۔ ے

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

علاوہ ازیں قرآن نے مشرکین کے بحری سفر کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا

اذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین

جب مشرک لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں لیکن آج کا یہ ملحد اور زندیق اپنے آپ کو محب رسول کہتا ہے اور حضور علیہ السلام کے پروگرام کو محض چند باطل نظریات کے مقابلہ میں رد کر دیتا ہے، کیا حضور علیہ السلام نے ۱۳ سال مکہ میں سختی کے ساتھ اس لئے گذارے تھے کہ میری امت یا جنید یا جنید پکارتی ہوئی دریا سے پار ہوا کرے اور آپ کی مدنی زندگی اور مشکلات کہ اپنے گھر کئی کئی ماہ آگ نہ جلی، بھوکے پیٹ جنگیں کیں اور مسئلہ توحید واضح کیا کہ بعد والے لوگ آکر صرف بدعات اور خرافات